رجسٹرڈ ایل نمبر

یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ٭ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ
الفضل
قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۱ | ۷ ماہ ظہور ۱۳۲۲ ھش | ۵ شعبان سنہ ۱۳۶۲ھ | ۷ اگست ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۸۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج صبح دس بجے کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو نزلہ سے قدرے افاقہ ہے۔ لیکن سینہ میں کسی قدر درد کی شکایت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام طبیعت اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

الفضل قادیان ۵ شعبان ۱۳۶۲ھ

"علمائے کرام" اور تبلیغ اسلام

(۳)

گذشتہ اشاعت میں علمائے اسلام کی تبلیغ کے میدان میں نا اہلیت کے بارہ میں بعض خیالات کا اظہار ہو چکا ہے۔ اسی سلسلہ میں اس تحریک کے متعلق بھی کچھ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جو معاصر احسان نے اپنے تمام علمائے کرام کو ایک مرکز پر متحد ہونے کے لئے کی ہے۔ تا وہ مشترکہ پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر سکیں۔ اس وقت مسلمانوں میں عقائد کے لحاظ سے جو اختلاف ہے۔ وہ ان کو کبھی اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا۔ کہ زیادہ عرصہ کے لئے اور صحیح معنوں میں خلوص دل سے متحد ہو سکیں۔ اور جب تک ان کے عقائد میں یہ شدید اختلافات موجود رہیں گے۔ اگر وہ عارضی طور پر ایک مشترک پلیٹ فارم بنا بھی لیں گے۔ تو وہ ان میں محبت و یگانگت پیدا کرنے کے بجائے زیادہ سر پھٹول کا موجب ہوگا۔ اور مسلمانوں کو کوئی فائدہ پہنچانے کے بجائے اور زیادہ پستی کی طرف لے جانے کا موجب ہوگا۔ کیونکہ ان علمائے کرام کا باہمی اختلاف اور انشقاق اس حد تک ترقی کر چکا ہے کہ وہ اپنے مخالفانہ عقیدہ کو ہرگز برداشت کرنے کی تاب نہیں رکھتے۔ بلکہ مخالف عقیدہ رکھنے والوں کو سخت گمراہ سمجھتے ہوئے دنیا کے تختہ پر ان کے وجود کو گوارا نہیں کر سکتے۔ مثلاً ان علمائے کرام کا ایک گروہ تو یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام امور تکوینیہ پر قادر تھے۔ بلکہ اب تک ہیں۔ اور دوسرا گروہ اس کو مشرکانہ عقیدہ قرار دیتا ہے۔ ایک گروہ اہلِ قبور سے استمداد جائز بلکہ ضروری سمجھتا ہے تو دوسرا اسے سخت گمراہی اور ضلالت و شرک بتاتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک گروہ اس بات کا قائل ہے۔ کہ خلفائے راشدین امت محمدیہ کے برحق خلیفہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کی مایۂ ناز اور بہترین شخصیتیں ہیں۔ اور اسلام کے جاں نثار۔ صحیح علمبردار اور اس کی اشاعت و ترقی کا بہت بڑا موجب تھے۔ تو دوسرا گروہ ان کو معاذ اللہ فاسق و مرتد اور ننگِ اسلام قرار دیتا ہوا ان کی طرف سنگین عیوب اور برائیاں منسوب کرتا ہے۔ پھر ایک گروہ تو وہ ہے۔ جو یہ کہتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ (نعوذ باللہ) جھوٹ بھی بول سکتا ہے۔ تو دوسرا گروہ اس عقیدہ کو کفر قرار دیتا ہے۔ پھر ان میں سے ایک گروہ یہ دعوےٰ کرتا ہے۔ کہ قرآن مجید من وعن محفوظ ہے۔ تو دوسرا گروہ اس کے خلاف ہے۔ پھر ایک گروہ اگر خدا تعالیٰ کو عرش پر متمکن قرار دیتا ہے۔ تو دوسرا اس عرش کی تاویل کرتا ہے۔ پھر ان میں سے ہر ایک دوسرے کو گمراہ قرار دیتا ہے۔ اور یہ اختلاف عقائد صرف اختلاف آراء تک محدود نہیں۔ بلکہ مختلف فرقوں کو دائرہ اسلام سے خارج اور مشرک و کافر قرار دینے کے بعد تمدنی زندگی پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے۔ اور مسلمانوں میں مذہبی اختلاف بڑھتا بڑھتا ذاتی عداوتوں تک جا پہنچا ہے۔ چنانچہ اس قسم کے عناد کی بناء پر یہ علمائے کرام ایک دوسرے گروہ پر نہ صرف کفر و شرک کے فتوے لگا چکے ہیں۔ بلکہ اپنے ہم عقیدہ لوگوں کو مخالف عقائد رکھنے والے لوگوں سے دنیوی تعلقات اور تمدنی خلا ملا رکھنے سے بھی منع کرتے رہتے ہیں۔ اور ایسے متضاد عقائد اور وسیع اختلافات رکھنے والوں سے یہ کیسے توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ کسی لمبے عرصہ کے لئے کوئی متحدہ پلیٹ فارم قائم کر کے کسی متفقہ پروگرام کے ماتحت اسلام کی کوئی خدمت کر سکتے ہیں۔ علمائے کرام تو خود سب سے زیادہ بیمار ہیں۔ وہ دوسروں کا علاج کیونکر کر سکیں گے۔ مشترک محاذ قائم کرنے کے لئے سب سے پہلے تو ان علمائے کرام کی ذاتی اصلاح ضروری ہے۔ جن سے معاصر احسان امتِ مسلمہ کی اصلاح کرانا چاہتا ہے۔

ہم اپنے معاصر سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اس کے نزدیک ان علماء کی اس بیماری کا کیا علاج ہے۔ اور ان کے یہ اختلافات کس طرح رفع ہو سکتے ہیں؟ اگر تو وہ یہ کہے۔ کہ مجالس قائم ہونے سے اور باہمی تبادلہ خیالات سے یہ اختلافات مٹ سکتے ہیں۔ تو یہ ایک ایسا خواب ہوگا۔ جو کبھی بھی شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے گا۔ بلکہ ایسی مجالس یقینی طور پر ان علمائے کرام میں افتراق و انشقاق بڑھانے کا موجب ہوں گی مختصر یہ کہ یہ ایک ایسا مرض مسلمانوں میں پیدا ہو چکا ہے۔ جس کا علاج زمینی تدابیر سے ممکن نہیں۔ اس کا علاج صرف آسمان سے ہی نازل ہو سکتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی مامور و مرسل ہی مبعوث ہو کر اس مصیبت سے قوم کو نجات دے سکتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی اس افسوسناک حالت کو دیکھکر خود آسمان سے اس کا علاج مہیا فرما دیا ہے۔ اور اس طرح اپنے بندوں پر بہت بڑا احسان کر کے علمائے کرام کے ایک متحدہ پلیٹ فارم پر جمع ہونے کا صحیح انتظام فرما دیا ہے۔ اور ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے علماء میں سے اگرچہ کوئی حنفی تھا۔ کوئی اہلحدیث اور کوئی شیعہ تھا۔ مگر اب وہ امام جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کے بعد متفق اللفظ و متفق اللسان ہو کر ایک مشترک پلیٹ فارم پر کھڑے ہیں۔ اور اکنافِ عالم میں اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ اور جو لوگ تبلیغ اسلام کا حقیقی جوش دل میں رکھتے ہیں ان کیلئے صحیح راہِ عمل یہی ہے کہ وہ اس جماعت میں شریک ہو جائیں۔ اِنَّ فِی ذَالِکَ لَذِکرٰی لِمَن کَانَ لَہٗ قَلبٌ اَو اَلقَی السَّمعَ وَھُوَ شَھِیدٌ۔

اخباری کاغذ کی شدید قلت

اس وقت اخباری کاغذ کی قلت اس حد تک پہونچی ہوئی ہے۔ کہ جن اخبارات کے پاس "پرمٹ" ہیں۔ انہیں جولائی میں کاغذ کا ایک شیٹ بھی نہیں ملا۔ اس صورت حالات کے پیش نظر ہم مجبور ہیں۔ کہ "الفضل" کا حجم عارضی طور پر اور گھٹا دیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ اشاعت کو ملتوی کرنا پڑے ؛ مینیجر

پنجاب کے اخبارات کے اجلاس کی قرارداد

اخباری کاغذ کی شدید قلت اور "پرمٹوں" کے مطابق اخباری کاغذ کے مہیا نہ ہونے کے متعلق پنجاب میں جو خطرناک صورت حالات پیدا ہوگئی ہے۔ اس پر غور کرنے کے لئے پنجاب کے روزناموں، ہفتہ وار اور ماہوار رسالوں کا ایک اجلاس ۴ جولائی کو چھ بجے شام اوڈینس ہال لاہور میں منعقد ہوا۔ جس میں بحث و تمحیص کے بعد یہ قرار پایا۔ کہ اخبارات کا ایک ڈیپوٹیشن دہلی جا کر اس بارے میں آنریبل کامرس ممبر اور کنٹرولر آف نیوز پرنٹ سے ملاقات کر کے اپنی مشکلات پیش کرے۔ ڈیپوٹیشن کے لئے متفقہ طور پر حسب ذیل اخبارات کے نمائندگان منتخب کئے گئے۔ الفضل۔ احسان۔ زمیندار۔ ملاپ اور اکالی

ضلع لدھیانہ کے دورہ کے پروگرام میں تبدیلی

مولوی برکت علی صاحب لائق امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ کے خط کی بناء پر کہ لدھیانہ شہر اور ضلع کی جماعتیں اس وقت تبلیغی دورہ کے لئے تیار نہیں ضلع لدھیانہ کا تبلیغی دورہ منسوخ کیا جاتا ہے۔ اب لدھیانہ کے علاقہ میں جانے والا وفد ان ایام میں ضلع انبالہ کا دورہ کرے گا۔ انبالہ کی جماعتیں اس کے لئے تیار رہیں ناظر دعوۃ و تبلیغ

پروگرام تبلیغی دورہ ضلع جالندھر و ہوشیار پور

مولوی غلام احمد صاحب فاضل بدوملہوی اور مولوی شریف احمد صاحب فاضل جالندھر و ہوشیار پور کی جماعتوں کا تبلیغی دورہ کریں گے۔ احباب جماعت اپنا اپنا پروگرام نوٹ کر لیں۔ اور کوشش کر کے ان دنوں تبلیغی جلسہ کا انتظام کریں۔

(۱)	بنگہ	۸ - ۹ر اگست
(۲)	نواں شہر	۱۰ر "
(۳)	راہوں	۱۱ر "
(۴)	کنگنا	۱۲ - ۱۳ "
(۵)	پھگلانہ	۱۴ "
(۶)	مٹھیانہ	۱۵ "
(۷)	ابرانہ	۱۶ "
(۸)	کینتھاں	۱۷ - ۱۸ "
(۹)	گھسیٹ پور مکیریاں	۱۹ - ۲۰ر اگست
(۱۰)	عمر پور	۲۱ - ۲۲ "
(۱۱)	نکودر	۲۳ - ۲۴ "
(۱۲)	سیھاور	۲۵ - ۲۶ "

(نوٹ) اس کے بعد یہ وفد ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ر اگست کو زیرہ ضلع فیروزپور کے جلسہ میں شامل ہوگا۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ڈسکاؤنٹ ملیگا۔ مگر نور اور برکت کی صورت میں

فرمایا:۔

"دنیا میں یہ قاعدہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کسی بنک کو قبل از وقت ادائیگی کر دیتا ہے۔ تو اسے ڈسکاؤنٹ ملتا ہے۔ مثلاً اگر ۳۰ جولائی کو رقم واجب الادا ہے۔ اور وہ ۳۰ جون کو ہی ادا کر دیتا ہے۔ تو بنک اسے آٹھ آنے یا چار آنے سینکڑہ ڈسکاؤنٹ کاٹ کر بھیج دے گا۔ گویا اسے قبل از وقت ادائیگی کا منافعہ دے گا۔ یہی حال اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جو شخص بروقت اور جلدی اپنا وعدہ پورا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا ڈسکاؤنٹ اس کو ضرور دیتا ہے۔ اگر بنک اپنے محدود مال کے ساتھ ڈسکاؤنٹ ادا کرتا ہے۔ تو یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے ڈسکاؤنٹ نہیں دے گا۔ وہ دے گا اور ضرور دے گا۔ مگر وہ چاندی یا سونے کے سکوں میں نہیں دیگا۔ بلکہ نور اور برکت کی صورت میں دے گا۔"

اب تک اپنا سال نہم کا وعدہ پورا نہ کر سکنے والو! آپ نے حضور کا فرمان پڑھ لیا۔ وہ جن کا وعدہ اگست کا ہے۔ یا اس سے قبل کسی ماہ میں ادا کرنے کا تھا۔ وہ ماہ اگست میں ادا کر دیں۔ لیکن جن کا وعدہ ستمبر۔ اکتوبر یا نومبر کا ہے وہ بھی کوشش کریں کہ ۳۱ر اگست سے پہلے ادا کر لیں۔ تا انہیں اللہ تعالیٰ کے حضور سے زیادہ ثواب ملے۔ کیونکہ جو شخص اپنے معین وقت سے جس قدر پہلے ادا کرتا ہے۔ وہ اتنا ہی زیادہ ثواب لیتا ہے ؛ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مقدمہ بھامبڑی کی پیشی

گورداسپور ۵ر اگست۔ آج اے۔ ڈی۔ ایم صاحب کی عدالت میں مقدمہ بھامبڑی پیش ہوا احمدی ملزمین کی طرف سے جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ و مولوی فضل دین صاحب پلیڈر موجود تھے۔ عدالت نے حاضر ملزمین سے پانچ پانچ سو روپیہ کی ضمانت اور پانچ پانچ سو روپیہ کا مچلکہ لیا۔ بعض ملزمین کی چونکہ اطلاع یابی نہ ہوسکی تھی۔ اس لئے وہ حاضر نہ ہوسکے۔ اور عدالت نے ان کی تعمیل کے لئے ۱۳ر اگست تاریخ بمقام بٹالہ مقرر کی۔ اگر اس تاریخ پر تمام ملزمین کی اطلاع یابی ہوگئی۔ تو امید ہے کہ مقدمہ کی باقاعدہ سماعت ۲۰ر اگست کو شروع ہو جائے گی

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) جناب خان صاحب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب قریباً ایک ماہ سے بعارضہ میعادی بخار بیمار ہیں۔ اس سے قبل آپ قریباً ایک ماہ تک درد قولنج کا شکار رہ چکے ہیں۔ (۲) خورشید احمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور سوا ماہ سے بعارضہ یرقان بیمار ہیں۔ (۳) میاں محمد عالم صاحب سب انسپکٹر پولیس جالندھر کے ہسپتال میں بیمار ہیں (۴) ولی محمد صاحب ٹیچر امرتسر کا چھوٹا لڑکا ایک ماہ سے بیمار ہے۔ (۵) رحیم بخش صاحب سندر گڑھی کے چچا سخت بیمار ہیں۔ (۶) اہلیہ صاحبہ حافظ مبین الحق صاحب اکثر عرصہ سے بیمار ہیں (۷) چودھری غلام حسین صاحب بی۔ اے۔ ایس ٹیچر دارالفضل قادیان عرصہ سے ذیابطیس میں مبتلا ہے۔ ان کے پاؤں میں ایک پھوڑا نکل آیا ہے۔ (۸) ظفر الاسلام پسر حافظ عبدالسمیع مہاجر قادیان بہت بیمار ہے۔ (۹) مہاشہ فضل حسین صاحب کئی سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ ان کا بایاں بازو بے کار ہو چکا ہے۔ اور اب کچھ عرصہ سے دائیں بازو میں بھی تکلیف شروع ہو رہی ہے۔ نیز ان کی اہلیہ صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ احباب سب کی صحت و کامیابی کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح یکم اگست ۱۹۴۳ء کو مولوی عطا محمد صاحب ہیڈ کلرک دفتر بہشتی مقبرہ کی لڑکی مسماۃ عطیہ بیگم صاحبہ کا نکاح خان محمد عیسیٰ جان صاحب قوم افغان سکنہ سرج ڈھیری ضلع مردان حال ہیڈ کلرک جالندھر چھاؤنی سے مبلغ ۴۴ ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ گل محمد بی۔ اے بی۔ ٹی دارالفضل قادیان

موجودہ زمانہ کا اسلامی جہاد

موجودہ زمانہ کے اسلامی جہاد کی وہ صورت نہیں رہی۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تھی۔ اس زمانہ میں مسلمان مظلومیت کی حالت میں تھے۔ محض دینِ اسلام کو قبول کرنے کی وجہ سے ان کو تختۂ مشقِ مصائب بنایا جاتا تھا۔ اور ہر طرح کے مظالم ڈھائے جاتے تھے۔ مکہ کے خونخوار ظالم بیچارے مسلمانوں کو تپتی ریت پر لٹاتے۔ اور بھاری پتھر کی سلیں ان کے سینوں پر رکھ دیتے۔ اور انہیں اسلام سے برگشتہ ہونے کی تلقین کرتے۔ علاوہ ازیں ان کی جائدادوں اور مالوں کو لوٹ لیا جاتا۔ اور بے دخل کر دیا جاتا۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہت برا سلوک کیا جاتا۔ آپ کے راستہ میں کانٹے بچھائے جاتے۔ کوڑا کرکٹ آپ پر ڈالا جاتا۔ آپ کا گلا گھونٹا جاتا۔ آپ کے قتل کے لئے انعام مقرر کئے جاتے غرض ہر ممکن تکلیف پہونچائی جاتی۔ تا کہ وہ لوگ دینِ اسلام کو چھوڑ دیں۔ انہی تکالیف کے پیشِ نظر بعض لوگ ابی سینیا کو ہجرت کر گئے۔ اور اپنے دین کی حفاظت کے لئے سالہا سال وہاں گزارے۔ پھر کچھ عرصہ بعد کچھ صحابہ اور خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ منورہ آگئے جب مکہ کے ظالموں نے دیکھا۔ کہ مسلمان توان کے پنجہ سے نکل گئے۔ تو انہوں نے وہاں بھی حملے کرنے شروع کر دیئے۔ اور ہر طرح دکھ دیئے۔ اس مظلومیت کی حالت میں خدا تعالےٰ نے اپنے رسول کی معرفت مسلمانوں کو جنگ وقتال کے جہاد کی اجازت دے دی۔ لیکن یہ شرط رکھ دی۔ کہ وقاتلوھم حتّٰی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ۔ کہ اے مسلمانو۔ کفار سے مذہبی آزادی تک لڑو۔ جب مذہبی آزادی کی صورت قائم ہو جائے۔ تب چھوڑ دو۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بخاری میں فرماتے ہیں وکان الاسلام قلیلاً فیفتن الرجل فی دینہ واھلہ اما قتلوہ واما یعذبوہ فلما کثر الاسلام فلم تکن فتنۃ۔ کہ اسلام کی ابتدائی حالت تھی۔ مسلمانوں کی تعداد تھوڑی سی تھی۔ اس وقت دین اور اہل وعیال کے بارہ میں فتنہ پیدا کیا جاتا تھا۔ یا نو مسلمان ہونے والے شخص کو قتل کر دیا جاتا تھا۔ یا طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کیا جاتا تھا۔ لیکن جب اسلام ترقی کر گیا۔ اور کثرت ہو گئی تو وہ فتنہ کی صورت باقی نہ رہی۔

الغرض جو فتنہ کی صورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تھی۔ اور جس کی وجہ سے جہاد میں سے جنگ وقتال کی صورت کی اجازت دی گئی تھی۔ وہ اب موجود نہیں اس وقت غیر اقوام کی طرف سے اسلامی عقائد اختیار کرنے پر کوئی جبر نہیں کیا جاتا۔ نماز پڑھنے سے نہیں روکا جاتا۔ اور دینی امور میں کوئی مداخلت نہیں کی جاتی۔ اور جب ایسے حالات ہوں۔ قرآن کریم دوسروں سے قتال کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ ان حالات میں جہاد کی یہ صورت باقی رہ جاتی ہے۔ کہ اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے کوشش کی جائے۔ مخالفین کے الزامات کا جواب دیا جائے۔ دینِ اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلائی جائیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی کو دنیا پر ظاہر کیا جائے۔ ان دونوں یہی اسلامی جہاد ہے۔

واضح رہے کہ کئی لوگ دینی کاموں میں دلچسپی تو لیتے ہیں۔ مگر جس امر کا نام اسلامی جہاد ہے۔ اس کی گرد کو بھی نہیں پہونچتے۔ اور خیال کر لیتے ہیں۔ کہ ہم نے دین کے لئے کوشش کی ہے۔ مگر نتیجہ کوئی نہیں نکلا۔ اگر ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح حیات پر ایک نظر کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ کس طرح آپ نے دین کے کاموں کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا تھا۔ اور کس طرح دین کی اشاعت میں آپ نے دکھ اٹھائے۔ اور کتنی محنت اور کوشش کی۔ تو ہم شرمندہ ہوں۔ اور کبھی اپنی کوشش کا نام کوشش نہ رکھیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لعلک باخع نفسک حتّٰی یکونوا مومنین کہ اے رسول شائد تو اپنی جان کو ہلاک کر دے گا۔ کہ یہ لوگ ایمان دار کیوں نہیں ہوتے۔ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو ایمان دار بنانے کے لئے اپنی جان کو جوکھوں میں ڈال دیتے تھے۔ پھر آپ کی کوشش صرف دنوں اور مہینوں تک محدود نہیں تھی۔ بلکہ آپ کی ساری زندگی اسی کوشش اور جہاد میں گزر گئی۔ کہ کسی طرح لوگ راہ راست پر آجائیں۔

پس وہ لوگ جو برائے نام کوشش کا نام کوشش رکھ لیتے ہیں۔ یا سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ہم اسلامی جہاد سے سبکدوش ہو گئے۔ انہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسوۂ حسنہ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور پھر بنی نوع کی ہمدردی میں گداز ہو کر انہیں راہ راست پر لانے کے لئے سچی کوشش کرنی چاہیئے۔ کئی لوگ صحابہ کرام کے کارنامے سن کر کہا کرتے ہیں۔ کہ اگر ہم بھی اس زمانہ میں ہوتے تو یوں کرتے۔ ایسا کہنے والے اگر اس زمانہ میں دین کے لئے جان دے سکتے تھے۔ تو آج نماز کے لئے کیوں وقت نہیں نکال سکتے۔ چندہ کیوں نہیں ادا کرتے۔ تبلیغ میں کیوں حصہ نہیں لیتے۔ اگر ایسا کرکے دکھا دیں۔ تو وہ اپنے دعوے میں کسی قدر سچے ثابت ہو سکتے ہیں۔ لیکن جبکہ معاملہ برعکس ہے۔ اور دینی امور سے انہیں دلچسپی ہی نہیں۔ تو ان کا عمل ان کے زبانی دعوے کو باطل کرتا ہے۔ چاہیئے کہ ہر مسلمان کہلانے والا اپنے عمل سے سچی محنت وکوشش کا ثبوت بہم پہنچائے اور سچا خادم اسلام ثابت ہو۔

خاکسار قمرالدین مولوی فاضل قادیان

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کی وصیت

ایک زمانہ تھا جب جناب مولوی محمد علی صاحب اپنا سارا زور اس امر پر صرف کیا کرتے تھے۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان اور غیر مبائعین میں سب سے زیادہ اہم اور بنیادی اختلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا موضوع ہے اگر اس کا تصفیہ ہو جائے۔ تو دوسرے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ سب بمنزلہ فروعات کے ہیں۔ چنانچہ آپ نے لکھا۔

”ہمارے درمیان جو اختلاف مسائل ہے۔ اس کی اصل جڑ مسئلہ نبوت ہے اگر ہمارے احباب محض للہ اللہ تعالےٰ کے سامنے جواب دہی۔ اور سلسلہ کی خیرخواہی کو مدنظر رکھ کر اس کا فیصلہ کرنا چاہیں۔ تو اس کی راہ نہائت آسان ہے“۔

(ٹریکٹ ۳؍فروری ۱۹۱۵ء)

لیکن اس کے بعد جب جناب مولوی صاحب پر ہر لحاظ سے ثابت کر دیا گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے نبی ہیں۔ اور یہ ایک ایسی بیّن اور واضح حقیقت ہے۔ جس کی تائید ہر جہت سے ہو رہی ہے۔ قرآن مجید اس کی تصدیق فرماتا ہے۔ حدیث صحیح آپ کو بار بار نبی اللہ کے لقب سے ملقب کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے الہامات اس کی تائید میں ہیں۔ اور پھر خود مولوی صاحب بیسیوں دفعہ آپ کی نبوت کا اقرار تحریری طور پر کر چکے ہیں بلکہ عدالت کے ایک حلفی بیان میں یہ کہہ چکے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مدعی نبوت ہیں۔ تو اس اتمام حجت کے بعد جناب مولوی صاحب نے اپنے رویہ میں تبدیلی پیدا کر لی۔ اور مسئلہ نبوت کو پس پشت ڈال کر مسئلہ تکفیر اور تنسیخ کلمہ طیبہ کو اختلاف کا اصل باعث قرار دے دیا۔ اور چونکہ یہ باتیں عوام کے جذبات کو برانگیختہ کرنے والی ہیں۔ اس لئے آپ اس خیال خام میں ہیں۔ کہ یہ حربہ بہت کاری اور مؤثر ثابت ہوگا۔

چنانچہ پیغام صلح مورخہ ۲۸ رجولائی ۴۳ء میں ایک "بزرگ کے خط کا جواب" دیتے ہوئے مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "عالم اسلامی کی تکفیر اور کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی تنسیخ کو میں ایک ایسا فتنہ سمجھتا ہوں۔ اور باہمی تکفیر کو بھی۔ کہ اس کے خلاف پورا زور لگانا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ اور ہمارا بھی یہ فرض ہے" اور پھر آگے چل کر یہ وصیت کرتے ہیں کہ "میں اپنی جماعت کو پرزور الفاظ میں یہ وصیت کرتا رہتا ہوں۔ کہ اس بات پر جس قدر ممکن ہو زور دیں"

جناب مولوی صاحب کے الفاظ کا جواب تو اس خط میں ہی موجود ہے۔ جس کا وہ جواب تحریر کر رہے ہیں۔ کیونکہ خط لکھنے والے صاحب نے لکھا ہے۔ کہ

"پچیس سالہ کوشش سے میاں صاحب (حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ) کے مسلک کو غلط ثابت کر کے ہم ان کی جماعت کی ترقی کو نہیں روک سکے"

(پیغام صلح ۲۸ رجولائی ۱۹۴۳ء صٓ)

پس حقیقی جواب یہی ہے۔ کہ جس طرح آپ کی پہلی پچیس سالہ کوششیں رائگاں گئی ہیں۔ آئندہ بھی یہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں کبھی بار آور نہیں ہو سکتیں۔ اور خواہ آپ اپنے عقائد میں کتنی ہی تبدیلی پیدا کریں اور اپنے اصولوں کو کتنا ہی بدلیں۔ الٰہی تقدیر کبھی نہیں بدل سکتی۔ خدا تعالےٰ اپنے برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقی جانشین جماعت کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی دے گا اور کوئی انسان اُسے روکنے پر قادر نہیں۔

لیکن اس جواب کے علاوہ مولوی صاحب سے نہایت ادب سے یہ دریافت کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ آپ جو جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ اس نے کلمہ طیبہ کو منسوخ قرار دیا ہے۔ اس کا آپ کے پاس کیا ثبوت ہے۔ ہم نے تو خدا تعالےٰ کے ایک امتی نبی کو مان کر کلمہ طیبہ پر اپنے ایمان کو پہلے سے بھی زیادہ مضبوط کر لیا ہے۔ اگر آپ یہ کہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہ ماننے والوں کو ہم مسلمان نہیں سمجھتے۔ تو یہ فیصلہ تو اللہ تعالےٰ کا ہے۔ جس نے یہ ارشاد فرمایا۔ کہ اب وہی شخص مسلمان ہوگا۔ جو اس کے مامور کی متابعت اور پیروی کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا۔ اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے" (تذکرہ)

علاوہ ازیں جب مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مجدد تسلیم کرتے ہیں۔ اور مجددوں کو نہ ماننے والوں کو وہ فاسق قرار دے چکے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے لکھا کہ:۔

"مجددوں کا ماننا ضروری ہے۔ اور ان کے انکار سے انسان فاسق ہو جاتا ہے"

(النبوۃ فی الاسلام ص۱۵۵ ایڈیشن اول)

تو اس عقیدہ اور تحریر کے مطابق وہ جماعت احمدیہ پر کیسے اعتراض کر سکتے ہیں۔ جب ایک شخص کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے اسلامی احکامات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مجدد نہ ماننے کی وجہ سے اُن کے نزدیک فاسق ہے۔ جسے قرآن مجید نے کافر ہی قرار دیا ہے۔ تو وہ بتائیں کہ ان کا موجودہ جواب کیسے صحیح اور درست ہو سکتا ہے۔ آخر جو انسان فاسق ہوگا۔ وہ مومن اور سچا مسلمان تو نہیں ہو سکتا۔ ایسی صورت میں اس کا کلمہ طیبہ پڑھنا کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ پس یہ عجیب بات ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب خود تو ایک کلمہ گو کو اس لئے فاسق قرار دیتے ہیں۔ کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مجدد تسلیم نہیں کیا۔ لیکن جب جماعت احمدیہ اسے خدا تعالےٰ کے مامور کے انکار کی وجہ سے سچا مسلمان نہیں سمجھتی۔ تو اس پر طعن کرتے ہوئے دوسرے مسلمانوں کو اس کے خلاف اشتعال دلاتے ہیں۔

خاکسار:۔ ملک محمد عبداللہ قادیان

نمک سلیمانی معدہ کو طاقت دیتا ہے
بدہضمی کو دور کرتا ہے۔ قیمت ۱۲ر فی شیشی۔
طبیہ عجائب گھر قادیان

الٰہی کارخانہ کے ۲ دو زبردست ستون

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کے حکم سے جس الٰہی سلسلہ کی بنیاد رکھی۔ اس کی پانچ شاخوں میں سے دو شاخوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور اپنی کتاب فتح اسلام کے صفحہ ۱۶ و ۱۷ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ اور یہی چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا اب خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ اور ضرور تھا۔ کہ وہ اس مہم عظیم کے روبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو۔ اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔ اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت اسلام کو منقسم کر دیا۔ چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے...... دوسری شاخ اس کارخانہ کی اشتہارات جاری کرنے کا سلسلہ ہے۔ جو بحکم الٰہی اتمام حجت کی غرض سے جاری ہے۔ اور آئندہ ضرورت کے وقتوں میں ہمیشہ شائع ہوتے رہیں گے"

اس تحریر کی رو سے سلسلہ احمدیہ وہ الٰہی کارخانہ ہے جسے اس زمانہ کے مامور و مرسل کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے قائم کیا ہے۔ اس کارخانہ کے پانچ ستون ہیں۔ جن میں سے دو زبردست ستون (۱) "تالیف و تصنیف اور (۲) نشر و اشاعت ہیں۔ اور یہ دونوں کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے صیغہ نشر و اشاعت باحسن وجوہ سرانجام دے رہا ہے۔ سال ۱۹۴۲ء میں اس صیغہ نے ستائیس لاکھ صفحات پر مشتمل اشتہارات، ٹریکٹ، رسالے اور کتابیں انگریزی۔ اردو ہندی اور گورمکھی وغیرہ زبانوں میں شائع کیں۔ گذشتہ سال کاغذ کی گرانی کے باعث بارہ لاکھ صفحات کا لٹریچر شائع کیا گیا۔ اب اس سال اس تعداد میں اور کمی ہونے کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ کیونکہ کاغذ کی گرانی اب حد کو پہنچ چکی ہے۔ اور اس وجہ سے صیغہ نشر و اشاعت چار ہزار روپے کا مقروض ہو گیا ہے۔ صیغہ ہذا پر یہ سخت نازک دور ہے۔ ہم جماعت احمدیہ سے اس موقعہ پر پُرزور اپیل کرتے ہیں۔ کہ الٰہی کارخانہ کی مذکورہ بالا دو شاخوں کو قائم رکھنے کے لئے اس نہایت اہم صیغہ کی مالی امداد کریں۔ تا یہ قرضہ ادا کر کے آئندہ کامیابی سے اپنا کام جاری رکھ سکے۔

نشر و اشاعت کے کام کی ضرورت سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ خود خدا تعالےٰ نے اس زمانہ کو قرآن مجید میں نشر صحف (واذا الصّحف نشرت) کا زمانہ قرار دیا ہے۔ پس اس صیغہ کو مضبوط کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس میں کمزوری کے جو آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ انہیں جلد سے جلد دُور کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

خاکسار مہتمم نشر و اشاعت

داخلہ میڈیکل کالج امرتسر

احمدی احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ امسال میڈیکل سکول کو میڈیکل کالج بنا دیا گیا ہے۔ اور فسٹ ایر ایم۔ بی۔ بی۔ ایس (M.B.B.S.) کا داخلہ وسط اگست میں ہونا ہے۔ داخلہ کی درخواستوں کے پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۰ راگست مقرر کی گئی ہے۔ امیدوار کے لئے ایف ایس سی میڈیکل گروپ پاس ہونا ضروری ہے۔ جن امیدواروں کے بھائی یا والد سمندر پار جنگ میں خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ یا دے رہے ہیں انکے ساتھ ترجیحی سلوک کیا جاویگا۔

خاکسار:۔ مرزا عبدالرحیم تھرڈ ایر سٹوڈنٹ

اخبار نور کیلئے غیر مسلم شائق حضرات

ایسے غیر مسلم حضرات جو اخبار نور کے پڑھنے کا شوق رکھتے ہوئے اور احمدی احباب کے نزدیک کسی دوست کے نام اس اخبار کا جاری کرنا سلسلے کے لحاظ سے مفید ہو۔ نیز یہ کہ وہ ان کے نزدیک اس سے پورا استفادہ کریگا۔ تو احباب ایسے [illegible] ۔ انچارج [illegible] قادیان

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۵۳۴ منکہ مختار نبی ولد چوہدری غلام عباس قوم جٹ میکن پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن پنڈدادنخان ڈاکخانہ خاص ضلع جہلم صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ۔ آج بتاریخ ۱۱/۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گذارہ میری ماہوار تنخواہ پر ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۔/۶۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور کوئی جائیداد اگر اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ فقط المرقوم ۱۱/۳/۴۳

العبد:۔ مختار نبی بقلم خود۔ گواہ شد فضل کریم وکیل ۱۱/۳/۴۳ گواہ شد۔ حکیم ظفر الدین احمد بھیروی آف ضلع شیخوپورہ ۱۱/۳/۴۳

نمبر ۶۵۴۳ منکہ عطاء اللہ خان ولد چوہدری بڈھ دین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالبرکات۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ بفضل خدا میرے والد صاحب محترم بقید حیات موجود ہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد بمع الاؤنس مہنگائی ۔/۲۸ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عطاء اللہ خان مولوی فاضل مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان گواہ شد:۔ تاج الدین لائلپوری مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد۔ بشیر احمد ویٹس مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔

نمبر ۶۸۵۲ منکہ خورشید احمد ولد فقیر محمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۳ء ساکن بکھو بھٹی ڈاک خانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۶/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ مستقل اراضی تخمیناً ۵ گھماؤں ملکیت ہے اور اراضی مرہونہ تخمیناً ۲ گھماؤں ہے۔ علاوہ ازیں غیر مستقل جائیداد بطور مربعہ جات تعدادی ۲ عدد دونوں بھائیوں کے ہیں۔ ان کی اقساط ادا ہو رہی ہیں۔ مذکورہ بالا جائیداد کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کروں گا تو اس کی رسید حاصل کرونگا۔ اور حصہ وصیت سے منہائی کراؤنگا اگر اس کے بعد اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ بقلم خود خورشید احمد ولد فقیر محمد مذکور موصی گواہ شد۔ نور احمد پٹواری موصی بقلم خود۔ گواہ شد۔ علی محمد صحابی موصی بھٹی بقلم خود علی محمد۔

نمبر ۶۸۵۷ منکہ محمد شفیع ولد چوہدری غلام قادر قوم راجپوت بھٹی پیشہ زمیندارہ عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن بگھو بھٹی ڈاک خانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۶/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ عالیجاہا۔ السلام علیکم۔ اسوقت میری جائیداد مستقل ملکیت ۵ گھماؤں اور رہن حاصل شدہ تخمیناً ایک گھماؤں ہے۔ مربعہ جات ریاست بہاولپور میں دو ہیں۔ جن میں سے میرا ۱/۲ حصہ ہے۔ اور وہ جائداد غیر مستقل ہے۔ کیونکہ اس کی اقساط ادا ہو رہی ہیں۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد جسقدر جائیداد ادر ترقی کرے گی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ یا بعد میں جو ترمیم ہوگی وہ میرے ورثار سے انجمن مذکور لے سکتی ہے۔ اور جسقدر رقم اپنی زندگی میں ادا کرونگا رسید حاصل کرونگا۔ اور وہ رقم وصیت کی رقم سے منہا کرونگا۔ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کرونگا۔ تو اس کی اطلاع انجمن کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ محمد شفیع مذکور موصی۔ محمد شفیع بقلم خود۔ گواہ شد۔ نور احمد پٹواری موصی ۱۷۲۰ بقلم خود۔ گواہ شد۔ علی محمد صحابی موصی بقلم خود علی محمد۔

نمبر ۶۸۷۴ منکہ دوست محمد شمس ولد میاں شمس الدین صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ تجارت عمر اندازاً ۲۵ پچیس برس تاریخ بیعت ۷ رجولائی ۱۹۲۴ء ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ رجون ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری غیر منقولہ جائیداد چھ کنال اراضی واقع محلہ دارالانوار قادیان ہے جو دارالانوار کمیٹی سے مجھے ملی ہے۔ اس زمین کے کل روپے میں ادا کرچکا ہوں۔ علاوہ اس کے اور کوئی زمین یا مکان میرا نہیں ہے۔ اسوقت میں تجارت کرتا ہوں۔ اس تجارت میں میرا قریباً ۱۲ بارہ ہزار روپیہ لگتا ہے۔ یعنی میرا سرمایہ ہے۔ اور اس دوکان کا میں واحد مالک ہوں۔ اور اوسط آمدنی ایک ہزار روپیہ فی الحال ماہوار ہے اور میں انشاء اللہ اس آمدنی کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور ماہوار انشاء اللہ ادا کرتا رہونگا یہ مذکورہ آمدنی معین نہیں ہے کم وبیش ہوتی رہتی ہے۔ میں اپنی زندگی میں جو جائیداد پیدا کرونگا۔ اس کے دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ والسلام۔ دوست محمد شمس امیر جماعت احمدیہ کلکتہ ۲۰ بنٹنگ اسٹریٹ کلکتہ۔ گواہ شد چوہدری مظفر علی مبلغ ڈھاکہ کلکتہ بحروف انگلش۔

راہوں ضلع جالندھر میں صدر انجمن احمدیہ کا رقبہ فروخت ہو رہا ہے

راہوں ضلع جالندھر میں صدر انجمن احمدیہ کا بارانی رقبہ ۶۹ کنال ۱۴ مرلہ جس کے نمبران خسرہ ۲۱۱۷ و ۲۱۲۹ ہیں۔ قابل فروخت ہے۔ اس رقبہ کے کئی خریدار پیدا ہو گئے ہیں لہذا رقبہ مذکور بتاریخ ۱۱ راگست ۱۹۴۳ء بروز بدھ ٹھیک صبح آٹھ بجے راہوں میں شیخ محمد دین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ نیلام کریں گے۔ یہ رقبہ علاوہ زراعت پیشہ اصحاب کے غیر زراعت پیشہ اصحاب بھی خرید سکتے ہیں۔ نیلام کو ختم کرنا صدر انجمن احمدیہ کے مختار عام کے اختیار میں ہوگا۔

نیلام ختم ہونے پر ۱/۴ حصہ زربیعانہ فوراً وصول کر لیا جائے گا۔ اور بقیہ روپیہ اسی دن یا دوسرے دن روبروئے صاحب رجسٹرار وصول کرکے رجسٹری کرادی جاوے گی۔ خرچ رجسٹری وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

بقایا وقت پر ادا نہ ہونے کی صورت میں زربیعانہ ضبط تصور ہوگا

المعلن:۔ ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی دوائی

"فضل الٰہی"

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں دی جائیں جن کا نام

"ہمدرد نسواں"

ہے تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

۲ راگست کو وی۔ پی ارسال کردیئے گئے ہیں وصول فرما کر ممنون فرمائیں

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۴ راگست۔ معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے سوئیٹزرلینڈ کی غیر جانبدار حکومت کو الٹی میٹم دیا ہے کہ جرمن فوجوں کو اٹلی میں منتقل کرنے کے لئے سوئٹزرلینڈ کی ریلوں کا کنٹرول جرمنی کے حوالے کر دیا جائے۔ دارالعوام میں جب اس خبر کے متعلق سوال دریافت کیا گیا تو مسٹر ایڈن نے کہا۔ کہ اس سلسلہ میں حکومت سوئٹزرلینڈ سے خط و کتابت کی گئی سسلی پر اتحادی حملے سے پہلے سوس حکومت نے یقین دلایا تھا۔ کہ وہ اپنی غیر جانبدارانہ حکمت عملی پر سختی سے قائم رہیگی۔

لنڈن ۴ راگست۔ میلان اور ٹیورن کے بازاروں میں عوام کے جلوس نکل رہے ہیں۔ اور اٹلی کے بادشاہ عمانویل اور مارشل بڈوگلیو سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے ان لوگوں کے ہاتھوں میں پوسٹر بھی ہیں۔ جن میں لکھا ہے۔ ہم صلح چاہتے ہیں۔

انقرہ ۴ راگست۔ رائٹر کے سپیشل نامہ نگار نے انقرہ سے اطلاع دی ہے کہ روس امریکہ اور برطانیہ نے غیر جانبدار ملکوں کے نام ہٹلر۔ مسولینی۔ ٹوجو اور دوسرے محوری لیڈروں کو پناہ نہ دینے کے سلسلے میں جو یادداشت بھیجی تھی۔ ترکی نے اس کا جواب تیار کر لیا ہے۔ اس میں ترکی نے اتحادیوں کو متنبہ کیا ہے۔ کہ ان کا مطالبہ بین الاقوامی قوانین و آئین کے خلاف ہے۔ اس لئے وہ اس کے ماننے کے لئے تیار نہیں۔ ترکی حکومت اس نوٹ کو اپنی سیادت و حکمرانی کے منافی سمجھتی ہے۔ ترکی کے وزیر خارجہ اس نوٹ کو لے کر استنبول روانہ ہو گئے ہیں تاکہ اس پر صدر عصمت انونو کے دستخط کرا لیں۔

بمبئی ۴ راگست۔ گورنمنٹ بمبئی اور ریزرو بنک آف انڈیا کی طرف سے اس افواہ کی تردید کر دی گئی ہے۔ کہ حکومت یا ریزرو بنک ایک ہزار روپے کے نوٹ بند کر دینا چاہتے ہیں۔

میڈرڈ ۴ راگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ جنرل فرینکو نے ۱۵۰۰۰ سیاسی قیدیوں کی فوری رہائی کا حکم جاری کر دیا ہے۔

بمبئی ۴ راگست۔ بمبئی گورنمنٹ نے ڈیفنس آف انڈیا رولز ۸۱ (۲) کے ماتحت ایک حکم جاری کیا ہے۔ جو تمام صوبہ بمبئی میں فوراً نافذ کر دیا گیا ہے۔ اس حکم کی رو سے سوتی کپڑے کے ہر تاجر کو خواہ وہ تھوک فروش ہو یا پرچون فروش۔ اس حکم کے ایک ماہ کے اندر اندر لائسنس لینا پڑے گا۔

کٹک ۴ راگست۔ یکم اگست کا دن جس کے بارے میں کئی جوتشیوں نے پیشگوئیاں کر رکھی تھیں کہ اس روز ملک میں کئی آفتیں نازل ہونگی۔ بخیریت گذر گیا۔

لنڈن ۴ راگست۔ سٹاک ہالم سے اطلاع آئی ہے۔ کہ ۱۰۰۰ جرمن ہلاک شدہ سپاہیوں کی بیویوں نے برلن میں دفتر جنگ کے سامنے مظاہرہ کیا۔ اور صلح کا مطالبہ کیا۔ لیکن مسلح پولیس نے انہیں منتشر کر دیا۔

نیویارک ۴ راگست۔ ڈوڈیکانیز نیشنل کونسل نے اپنے ایک اجلاس کے اختتام پر مطالبہ کیا ہے کہ ڈوڈیکانیز کو اطالوی جوئے سے نجات دلانے کے بعد اس کے ۱۲ جزائر یونان سے ملا دیئے جائیں۔ کونسل نے اس تجویز کی سخت مذمت کی ہے کہ ڈوڈیکانیز کو اطالویوں کے قبضے سے چھڑانے کے بعد اتحادیوں یا ترکیہ کی سیادت میں دے دیا جائے۔

نئی دہلی ۴ راگست۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ چونکہ سر محمد ناصر الملک مہتر چترال نے اپنا کوئی جانشین نہیں چھوڑا۔ اس لئے وائسرائے ہند نے اس سلسلے میں مہاراجہ جموں و کشمیر سے مشورہ کیا اور ملک معظم کی منظوری سے مہتر چترال کے موجودہ بھائیوں میں سے سب سے بڑے بھائی شہزادہ مظفر الملک کو جانشین تسلیم کر لیا۔

لنڈن ۴ راگست۔ رائٹر کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ غیر مصدقہ اطلاع ہے۔ کہ ہٹلر کی صحت تشویش کا باعث بن رہی ہے۔ ہملر نے ہٹلر کے ڈاکٹر سے صحیح رپورٹ دینے کے لئے کہا۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ ہٹلر کی حالت بہت خراب ہے۔ ہٹلر اکثر سست اور غمگین رہتا ہے جرمنی میں اس کے جانشین کے متعلق بحث شروع ہو گئی ہے۔

لنڈن ۵ راگست۔ الجیریا کے اتحادی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آج صبح ۸ بجے برطانیہ کی آٹھویں فوج کٹانیہ میں داخل ہو گئی دشمن اس سڑک سے جو کٹانیہ کے شمال میں ساحل کے ساتھ ساتھ جاتی ہے۔ مسینا کی طرف بھاگ رہا ہے۔ کٹانیہ سے ۱۲ میل مغرب میں اتحادیوں نے جربینی کے ہوائی اڈہ پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ برطانی جنگی جہاز ٹارنیا کی بندرگاہ پر سخت گولہ باری کر رہے ہیں۔ امریکن فوج نے بھی شمالی ساحل پر کافی پیش قدمی کی ہے۔

لنڈن ۵ راگست۔ مارشل سٹالین نے ایک خاص فرمان کے ذریعہ بیالگراڈ پر روسی قبضہ کا اعلان کیا ہے۔ اس قبضہ سے قبل ۲۴ گھنٹہ تک شہر کی گلیوں میں خونریز لڑائی ہوئی جرمنوں نے ۵ رجولائی ۱۹۴۳ء کو اپنا گرمائی حملہ اوریل اور بیالگراڈ پر شروع کیا تھا۔ اور پورا ایک مہینہ بعد ان دونوں مقامات پر روسی قبضہ ہو چکا ہے۔ مارشل سٹالین کے فرمان میں کہا گیا ہے کہ اوریل میں جو دو ڈویژن سب سے پہلے داخل ہوئے۔ ان کا نام آئندہ اوریل ڈویژن ہوگا۔ اسی طرح بیالگراڈ میں داخل ہونے والے دو ڈویژن بیالگراڈ ڈویژن کہلائیں گے۔ اس خوشی میں آدھی رات کو ماسکو میں ۱۲۰ توپیں بیک وقت ۱۲ فائر کریں گی۔ بیالگراڈ اوریل سے ۱۵۰ میل جنوب میں ہے۔ اور جرمنوں نے اسی سال مارچ میں اس پر قبضہ کیا تھا۔ بیالگراڈ کی فتح کو مسٹر ایڈن نے شاندار خبر بتایا ہے۔

لنڈن ۵۔ اگست۔ بحیرہ روم کے برطانی بیڑے کے کمانڈر وائس ایڈمیرل کننگھم کو ایڈمیرل بنا دیا گیا ہے۔ اسی طرح اور بھی بہت سے فوجی افسروں کو ترقیاں دی گئی ہیں

لنڈن ۵ راگست۔ ہالینڈ کے کنارے کے پاس برطانی جہازوں نے دشمن کے ٹرالروں کے ایک قافلہ پر حملہ کیا۔ دو گھنٹے تک شدید لڑائی جاری رہی۔ جس کے بعد دشمن کے جہاز بھاگ نکلے۔ ان میں سے کئی ایک کو نقصان پہونچا۔ ایک برطانی جنگی جہاز کو بھی نقصان پہونچا۔

لنڈن ۵ راگست۔ آج مارشل بڈوگلیو کی وزارت کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ جس میں کئی اہم فیصلے کئے گئے۔ فاشسٹ پارٹی کی تمام جائداد بحق سرکار ضبط کر لینے کا فیصلہ ہوا۔ نیز یہ کہ ڈوچے کا لقب منسوخ کر کے اس کی جگہ پرائم منسٹر رکھا جائے۔ اٹلی میں سنسرشپ کو اور بھی سخت کر دیا گیا ہے۔ میلان اور ٹیورن میں خاص کمشن مقرر کئے گئے ہیں۔ جو اخبارات کی اشاعت سے قبل ان کو سنسر کیا کرینگے۔

دہلی ۵ راگست۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں اس غیر سرکاری تحریک کو کہ برٹش گائنا اور ٹرینیڈاڈ میں ہندوستانیوں کے مفاد کی نگرانی کے لئے ایجنٹ مقرر کئے جائیں۔ حکومت نے منظور کر لیا۔

ماسکو ۵ راگست۔ مارشل سٹالین کے جس فرمان کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ کل بیالگراڈ کی جنگ میں تین ہزار جرمن سپاہی و افسر مارے گئے

لنڈن ۵ راگست۔ سسلی میں دشمن ساحلی کنارے کے جن رستوں سے پیچھے ہٹ سکتا ہے۔ ان پر اتحادی توپیں سخت گولہ باری کر رہی ہیں۔

لنڈن ۵ راگست۔ کل ہاؤس آف لارڈز میں جنگ کی صورت حالات پر بحث ہوئی۔ لارڈ کرینوال نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ مسولینی کے زوال کے بعد اتحادی طیاروں کے اٹلی پر حملوں میں جو کمی آ گئی تھی۔ وہ صرف موسم کی خرابی کا نتیجہ تھی۔ اسی طرح برطانی فوجوں کی کارروائی میں تعطل کی وجہ یہ تھی۔ کہ ہم بڑے حملہ کے لئے فوجیں اور سامان جنگ اکٹھا کر رہے تھے۔ مارشل سٹالین کو تمام حالات سے برابر آگاہ رکھا جا تا رہا ہے۔ اور اٹلی کے بارہ میں برطانی پالیسی سے امریکہ و روس کو کامل اتفاق ہے۔

دہلی ۵ راگست۔ انڈین کمانڈ کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ چہارشنبہ کے روز برطانی طیاروں نے ہندوستان کے اڈوں سے اڑ کر برما میں دُور دُور تک دشمن کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔ کلیوا سے ۳۰ میل شمال مغرب میں جاپانی ٹھکانوں پر بمباری کی گئی۔ اس علاقہ میں کلیما پر بھی حملہ کیا گیا۔ مولمین کے جنوب میں ایک سڑک اور ریلوے سپلائز کو نشانہ بنایا گیا۔ رنگون کے علاقہ میں بھی دشمن کے ٹھکانوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ سنٹرل برما میں ایک ریلوے سٹیشن پر بمباری کیگئی۔

لنڈن ۵ راگست۔ حکومت سویڈن نے اس معاہدہ کو منسوخ کرنے کا اعلان کر دیا ہے جس کے رو سے جرمن سویڈن کی ریلوں پر سے فوجیں اور سامان جنگ لے جا سکتے ہیں۔ ۱۵ راگست سے سامان اور ۲۰ راگست سے فوجیں لے جانا بند کر دیا جائیگا۔